



سوال

(476) کیا قربانی کے جانور میں عقیقہ کا حصہ جائز ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا قربانی کے جانور میں لڑکی کے عقیقہ کے لیے حصہ رکھا جاسکتا ہے؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب دیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

موجودہ مادہ پرستی کے دور میں ہمارے دل و دماغ پر معاشی مفادات کی اہمیت بری طرح سوار ہو گئی ہے، اب ہماری نظر میں معاشی اقتدار کے علاوہ کسی چیز کی قدر باقی نہیں رہی، مندرجہ بالا سوال میں بھی اسی طرح کی سوچ کار فرما ہے، حالانکہ عقیقہ ایک الگ عبادت ہے جو اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لیے اور نعمت اولاد پر اس کا شکر ادا کرنے کے لیے بچے کی پیدائش کے ساتویں روز جانور ذبح کرنے کی صورت میں ادا کی جاتی ہے، نومولود کی طرف سے مستقل طور پر ایک جانور ذبح کرنا ہوتا ہے تاکہ اسے گرومی سے آزاد کیا جائے، جیسا کہ حدیث میں ہے: ”ہر بچہ اپنے عقیقہ کے عوض گرومی ہوتا ہے لہذا پیدائش کے ساتویں روز اس کا عقیقہ کیا جائے، اس کا نام رکھا جائے اور سر کے بال منڈوائے جائیں۔“ [1]

لڑکے کی طرف سے دو بھریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بھری ذبح کی جاتی ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کے سوال کرنے پر اس طرح کا حکم دیا تھا۔

[2]

ہمارے رجحان کے مطابق قربانی کے جانور میں اس طرح کا اشتراک صحیح نہیں ہے، عقیقہ کے لیے الگ سے جانور ذبح کرنے کا اہتمام کیا جائے، عبادات کے سلسلہ میں اس طرح کی ”بچت سیکم“ کو نظر انداز کر دینا چاہیے۔ (واللہ اعلم)

[1] ابوداؤد، الضحایا: ۲۸۲۸۔

[2] مسند امام احمد، ص: ۳۸۱، ج ۶۔



مجلس البحث والدراسات
محدث فتوى
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 400

محدث فتویٰ